59934 ـ حديث المعذبين ميں استتار اور تنزه ميں فرق

سوال

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:
" ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا، یا یہ فرمایا: پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایك شخص تو پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا شخص چغلی اور غیب كرتا تھا "
اور صحیح مسلم میں بھی یہی حدیث وارد ہے، اور مسلم کی ایك روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" اور دوسرا شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا "
میرا سوال یہ ہے کہ حدیث میں استتار اور تنزہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں کیا فرق ہے، اور دونوں روایتوں میں موافقت کیسے دی جا سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے ایك باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کو ان کی قبر میں عذاب دیے جانے کی آواز سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں عذاب کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں ہو رہا، پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایك شخص تو اپنے پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا چغلی اور غیب کرتا تھا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایك سبز ٹہنی منگوائی اور اسے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایك ٹکڑا رکھ دیا.

کسی نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ جب تك یہ خشك نہ ہو گی یا ان کے خشك ہونے تك ان پر تخفیف کی جائیگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (216) صحیح مسلم حدیث نمبر(292)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" لا یستنزہ عن البول او من البول "

اور نسائی کی روایت میں ہے:

" لا یستبرئ من بولہ "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " لا یستتر من بولہ " اس میں تین روایات ہیں: " یستتر " دو تاء کے ساتھ اور " یستنزہ " زاء اور ہاء کے ساتھ اور " یستبرئ " باء اور ہمزہ کے ساتھ، یہ سب روایات صحیح ہیں اور ان کا معنی یہ ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (3 / 201) اختصار کے ساتھ.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: " لا یستتر " اکثر روایات میں ایسا ہی ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں " یستبرئ " کے لفظ ہیں، اور مسلم اور ابو داود کی اعمش سے مروی روایت میں " یستنزہ " کے لفظ ہیں.

اکثر روایات کی بنا پر " یستتر " کا معنی یہ ہو گا کہ: وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان آڑ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اس کے چھینٹوں حفاظت نہیں کرتا تھا، تو لا یستنزہ والی روایت کے موافق ہو جائیگا کیونکہ تنزہ ابعاد کو کہا جاتا ہے.

اور ابو نعیم کی المستخرج میں وکیع عن الاعمش کے طریق سے روایت میں ہے کہ: " لا یتوقع " اور یہ تفسیر ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اور بعض علماء نے اسے اپنے ظاہر پر ہی رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ: وہ اپنی شرمگاہ نہیں چھپاتا تھا ....

اور " الاستبراء " والی روایت تو بچاؤ کے اعتبار سے زیادہ بلیغ ہے.

ابن دقیق العید کہتے ہیں کہ: اگر استتار کو حقیقت پر محمول کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف شرمگاہ ننگی کرنا ہی مذکورہ عذاب کا سبب ہے، اور حدیث کا سیاق و سباق اس کی دلیل ہے کہ عذاب قبر کا باعث تو خاص پیشاب تھا، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہا

ہے کہ:

" قبر کا اکثر عذاب پیشاب سے ہے "

یعنی پیشاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث ہے، وہ کہتے ہیں: اس کی تائید حدیث میں " من " کے الفاظ سے ہوتی ہے، جب اس کی اضافت بول کی طرف ہوئی تو استتار کی نسبت جو معدوم تھی بول کی طرف ہے وہ عذاب کا سبب ہے.

دوسرے معنوں میں اسطرح کہ: عذاب کا ابتدائی سبب پیشاب ہے، اور اگر اسے صرف شرمگاہ ننگی کرنے پر ہی محمول کر لیا جائے تو یہ معنی زائل ہو جائیگا، تو اسے مجاز پر محمول کرنا متعین ہوگیا تا کہ سب احادیث کے الفاظ ایک معنی پر جمع ہو جائیں، کیونکہ اس کا مخرج ایک ہی ہے، اور اس کی تائید مسند احمد کی ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث سے ہوتی ہے جو کہ ابن ماجہ میں بھی ہے:

" ان میں سے ایک کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے "

اور طبرانی میں بھی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس جیسی ہی حدیث ملتی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 318).

صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ان میں سے ایک کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ: " اس لیے کہ وہ پیشاب سے اجتناب اور بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا " یا اس لیے کہ وہ اپنے پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا تا کہ چھینٹے پڑنے سے بچ سکے، یا اس لیے کہ وہ بچتا نہیں تھا، یہ سب الفاظ روایات میں وارد ہیں، اور سب کے سب پیشاب سے بچنے اور اس کے چھینٹوں پڑنے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں.

دیکھیں: سبل السلام (1 / 119 - 120).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

صحیح روایات کے الفاظ یہ ہیں:

" لا یستتر " اور " لا یستبرئ " اور " لا یتنزہ " یہ سب الفاظ ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ آئمہ کرام کی کلام

بیان ہو چکی ہے، اور اس میں اختلاف اصل کلمہ اور اس کے لغوی اشتقاق میں ہے لہذا کلمہ " لا یستتر " استتار سے ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا.

اور " لا یستبرئ " استبراء سے ہے جو کہ صفائی اور حفاظت کے معنی ہے.

اور " لا ینتزہ " کا لفظ تنزہ سے ہے اور اس کا معنی ابعاد اور دوری ہے.

واللہ اعلم .